اجتا جو نیرت از لبن رشتن		زد گشت دلیل حق برین مہ تن		اعجاز نوشت بہر این سال جدید		منشور محمدی ست جاوید حسن		

منشور محمدی

منشور رسولان ہمہ محتاج بنا تم		باخاتم دہر آمدہ منشور محمدؐ		نوریست بلا نور یہ انجیل بہ تنجیل		گویان صفت دیست مبر در محمدؐ		

نمبر ۴ | مطبوعہ ۵ صفر المظفر سنہ ۱۳۰۰ ہجری | جلد ۱۲

اشتہار ہر قسم اخبار عشرہ و اہ بمضامین تردید مذہب عیسوی چھپتا ہی سالانہ قیمت مع محصول ڈاک بحساب ۵ روپیہ منیجر یہ منشی آردر مہتمم کے نام آنی چاہیے

مثنوی عیش

مستوجب حمد وہ خدا ہے — جو خسرو کشور بقا ہے
عالم ہی قدیر ہے احد ہی — سلطان قدم وابد ہی
مالک رازق کریم خالق — عادل سامع مرید صادق
خلاق زمین و آسمان ہی — وہ غارس باغ کن فکان ہے
پیدا ہوئے ایک لفظ کن سے — اٹھارہ ہزار عالم اوسکے
قندیل فلک بوجہ احسن — شمع مہ و مہر سے ہی روشن
شاہنشہ ملک بے مثالی — محبوب حریم لایزالی
دیہیم جلال فرق پر ہے — اورنگ قدم پہ جلوہ گر ہی
خالق ہر چیز کا وہی ہے — صنعت ہر چیز بین رکھی ہے
افعال حکیم لایزالی — ہوتی نہین مصلحت سے خالی
کیا لکھون ثنای ایزد پاک — ارشاد نبی ہی ماعرفناک
جب لغت نبی کا وقت آیا — خامہ نے ادب سے سر جھکایا
لولاک لما خلقت الافلاک — آیا ہی بشان شاہ لولاک
اس نظم کو کر چکا جب اتمام — اس نظم کو کر چکا جب اتمام

ای صلّ علے رسول امجد — سردار پیمبران محمدؐ
جو اسکی ثنا لکھون وہ کم ہی — خورشید عرب مہ عجم ہے
وہ فخر فرق انبیا ہی — محبوب جناب کبریا ہے
شاہنشہ کشور نبوت — آرایش مسند شریعت
سب پر شرف نبی عیان ہی — وہ علت غائی جہان ہی
ای خامۂ عیش لکھ بانصاف — منشور محمدی کے اوصاف
جب سے نکلا یہہ رشک گلزار — نظرون سے گرے جہان کی خار
جو فضل و شرف اسے بجا ہے — ہمنام جناب مصطفے ہے
نور رخ دلپذیر اسلام — ماحیٔ ملل ظہیر اسلام
شمس الاخبار آسمان پر — ق ہی پیش مسیح نیک اختر
کرتا ہی بقلب زار و ناشاد — منشور محمدی کی فریاد
چھپتے ہین صحیح سب کو الیف — بے شبہ ہے افسر صحایف
عمدہ خبرین لغیس مضمون — ہر لفظ ہی رشک دہ کمون
سال و مہ و روز و شب الہی — ہو اسکی بہت بری ترقی
توفیق محمدی رکھا نام

اعلان

اخبار منشور محمدی کے اگیارہ جلدون کے متفرق پرچے مطبع بحر الاسلام مین موجود ہین لہذا اعلان کیا جاتا ہے کہ جن صاحبون کو ان متفرق پرچون کی ضرورت ہو تو بازار کی قیمت یعنے فی پرچہ ۰ر کے حساب سے جتنے پرچے ضرور ہون منگوالین محصول ڈاک ۷ پرچون کو ۰ر ہے۔

غریب مسلمانون اور مشن اسکول کے مسلمان طالب علمون سے قیمت کی درخواست نہین فقط محصول ڈاک بھیجدینے سے ۱۰ مین ۷ پرچے انکے نام روانہ کیئے جائینگے۔

رسید زر

ہمتم منشور ہی اون عنایت فرماؤن کا جنہون نے مندرجہ ذیل قیمت اخبار دفتر منشور محمدی مین روانہ فرمایا +

از جناب رحمت اللہ خان صاحب دہلے	عنہ	۲۰
" جناب سید عماد الدین صاحب رفاعی بمبئی	عنہ	۱۰
" جناب ڈاکٹر غلام سرور صاحب بمبئے	عنہ	۱۰
" جناب سید حسین صاحب تحصیلدار کہراگدہ	حمہ	۵
" جناب قاضی محمد باقر صاحب سب انسپکٹر پولس الہ آباد	حمہ	۵
" جناب مولوی محمد طیب اللہ صاحب معلم پارسی اسکول گوہٹی	حمہ	۵
" جناب منشی نصیر الدین احمد صاحب گولہ گوات	حمہ	۵

بقیۂ مضمون

کمتی فوج مین کون کون اور کیسے ہندی عیسائی بھرتی ہونی چاہئین تتمہ منشور محمدی ۱۵-محرم الحرام نمبر ۲ صفحہ ۱۱ تا ۱۳-

ہمنے جو اپنے دوست کمتی فوج کی خاطر سے بہادر اور سچے دیندار پادریون اور عیسائیون کا حال بچشم دیدہ لکھنا شروع کر دیا تو اسپر بہت سے بادری اور عیسائی ہم سے کشیدہ خاطر ہو گئے چنانچہ گزشتہ دو ہفتون مین کوئی پندرا خطوط نازل ہو چکی ہین جنمین ہاتھ جوڑ کر پیرون پر گر لیٹنے کی لکھا کر عیسائی اور پادری بھائیون نے ایسے پر مغز اور سچی حالات کے لکھنے سے ہمکو منع کیا ہی - طرہ اوسپر یہہ کہ دو چار نے اخبرین دہمکیان بھی نالش داغنی کی دی ہین - پھر چار ہی روز ہوے کہ ایک پادری صاحب جو ہمیشہ سے عنایت رکھتے تھے نہایت لال پیلے ہو کر فرمانے لگے - اف کیسا افسوس کا بات کہ تم انڈنون روح القدس کے خلاف کفر بولتا ہی واہ پادری صاحبو واہ کیا کہتے ہین - یہہ احسان فراموشی نہین تو اور کیا ہے اگر آپ راست بازی اور راست بازی کو پسند کرتے ہین تو ان حالات کے عوض جسمین رتی برابر جھوٹ نہین مجھے انعام دلواتے - نقدی نہین شکریہ ہی ادا کرتے مگر اب معلوم ہوا کہ احسان فراموشی کے علاوہ مکاری اور بدکاری کو بھی آپ پسند کرتے ہین اور اسکا نام آپنے دینداری رکھا ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ بدکارون اور مکارون کے حالات کی سچی سچی کیفیت لکھنے کو آپ روح القدس کے حق مین کفر سمجھنے لگے - واہ رے خوش فہمی - اس سے تو یہی پایا گیا کہ وہی مکاری اور بدکاری جسکی ہمنے اس ملعون مین دہول اوڑانے شروع کی ہے معاذ اللہ آپکے روح القدس اور عیسائیت ہی ورنہ خفا ہونیکا کیا باعث پھر دہمکی دینے والون سے بھی ہماری یہی غرض ہے کہ ہم سچائی اور راستی کو پسند کرتے ہین اگر آپکو یہہ

دیکھ پسند نہین تو بسم اللہ عدالت نوشیروانی کہلی ہے
ہم اپنی تحریرون کا ثبوت کافی دینگے اور عدالت کے
روبرو ثابت کردینگے کہ ہندوستان مین مشنریون
نے جو گلہ جمع کئے ہین اونمین تین حصے مکار تکمیہ چوتی
رکابیا مذہب روپیہ کے غلام مسیح کو بدنام کرنیوالے اور
ایک حصہ بشکل (جسمین یورپین پوادری بھی آگئے) کچھہ
دینداری کا خواہان ہے - اور یہہ بھی اچھی طرح سے ثابت
کرینگے کہ بازارون مین تو غیر قومون کے سامہنے پادری
اور کالے کرستان برے زور وشور سے محبت محبت پکارتے
ہین اور مذہب کی بنیاد محبت کے پتھر پر بتلاتے
ہین لیکن برخلاف اسکے آپس مین انکا یہہ حال ہے کہ
جہان چار عیسائی جمع ہین وہان چارون کے چار مت اور ایک
دوسرے کا جانی دشمن - انجیل مین لکھا ہی کہ تو اپنے بھائی
پر الزام مت لگا تاکہ تجھپر قیامت مین الزام نلگے (دیکھو
انجیل متی) مگر مشن کمپوند مین رہکر دیکھنا چاہیئے کہ ایک
عیسائی دوسرے عیسائی پر پادری صاحب کے روبرو کتنے
جھوٹے سچے الزام لگایا ہے -

آمدم برسر مطلب

اب مکتی فوج والون کو چاہیئے کہ جب پادری اوڈ سید
صاحب کو جنرل فوج مقرر کرلین تو مسٹر الیاس کو تلاش
کرین بہت برس گزرے ہنکو ان حضرت کا حال معلوم
نہین ورنہ ہم ہی اونکی سکونت کا پتہ بتلا دیتے - مسٹر
الیاس ایک ہندو سکہہ تھے پادری کلارک صاحب کے ہاتھ
سے شہر امرتسر ملک پنجاب مین بپتسما لیا تھا اور برے
سرگرم مسیحی تھے یہان تک کہ درجہ اوّل کے کاتی گست
مقرر ہوئے کاتی گست وعظ کرنے کا ایک عہدہ ہے
جو بیبل اور چند عقاید وتواریخ کے کتابون کا امتحان
دینے سے ملتا ہی گویا نائب پادری سمجھو) امرتسر
مین ان سے تمام ہندو مسلمان واقف تھے کیونکہہ ہر گلی
کوچہ مین بڑے زور وشور سے وعظ کرتے تھے اور
ایک مولوی مسلمان سے جو پادری کلارک صاحب کے
طرف سے وعظ کرنے والے عیسائیون کو عربی کے
ابتدائی کتابین اور قرآن شریف پڑہانیکے واسطے
نوکر تھا کچھہ قرآن شریف کے آیتین اور حدیثین
بھی حضرت الیاس صاحب نے سیکھہ لی تھین پھر کیا
تھا اپنے کو پادری فاندر صاحب مصنف میزان الحق
کا برابھائی سمجھنے لگے - مسلمانون سے ہر جگہہ از مرتے
قرآن شریف کی آیتین اور حدیثین اپنے مفید
مطلب پڑہتے - انکا سفید ریش کے باعث پادری صاحب
کلارک صاحب کو بڑا اعتبار تھا حتی کہ اگرچہ مین بھی یہہ واعظ
کرنے سے پہلے ایک باب توریت کا پڑہا کرتے (اگرچہ مین ممبر
پر وہی شخص کہڑا ہوسکتا ہی جو پادری ہو یا نایب پادری
یا ایلڈر جو قریب پادری کے ہو) اور عنقریب پورے پادری
بننے والے تھے - ان کے بی بی بیچارے بڑے بھولے تھین پادری صاحب
نے انکی دینداری پر جو اصل مین مکاری تھی دھوکا کھاکر
لڑکیون کا اسکول انکی مکان مین مشن کے طرف سے کرا
پر تھا مقرر کیا اونھین دنون مین ایک کشمیرن عورت پر
کا تکرار مع اپنی مان اور لڑکے کے عیسائی ہوے کشمیر کا
حسن تو ناظرین منشور محمدی مین سے بہتیرون نے دیکھا ہوگا
اور جنہون نے دیکھا نہین سنا ضرور ہی ہوگا - پتلی کمر

پیارے آنکھین - لمبی ناک - میانہ چہرہ - لمبی کمان کی طرح چکی ہوی بھوین - سیاہ پتلی - لمبے بال - لمبی گردن رخسار گلاب کے سے پھول - سرخ اور پتلے ہونٹ - دانت انار کے سے دلنے - چنانچہ مولانا مکمل مرحوم جالندہری نے اللہ بخشے کشمیری بتون کے دانتون کی تعریف مین یہہ شعر لکہا تھا ؎ یارو وہی خالِ بت بے پیر کا دانہ + ہر دانت انار حدِ کشمیر کا دانہ + غرضکہ مذکورا وصاف راقم نے خود کشمیر مین جاکر مستورات کشمیر مین معائنہ کیے ہین نزاکت انکی علاوہ ہے جسکا بیان اس دینی پرچہ مین مجھہ سے نہین ہوسکتا - ہان یہہ ایمان لیہونگا کہ اوپری ساری صفتین سوائے کشمیری عورتون کے اور کسی ملک کی عورتون مین نہین پائی جاتین - القصہ پادری کلارک صاحب نے اس عورت کو میان الیاس صاحب بیدار نائب پادری کے گھر مین رہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ وہان کر - کیونکہ اسکول ہے یہہ اور اسکی بیتی پڑہایہی کرینگے اور تم انہین انجیل اور عقاید کی کتاب کا سبق پڑہایا کرو - الیاس صاحب خفیہ طور پر شراب کا شوق بھی رکہتے تھے کسر صرف یہی تھی کہ عورت آپکی مرچیا تھی اور اوسکی موجودگی مین دوسری شادی کرنا محال تھی - مگر خدا نے (توبہ توبہ) حسن مجسم شکر خوردن کو شکر بہیجا ہے - الیاس صاحب نعمت غیر مترقبہ سمجہکر جھٹ ڈولی مین بیٹھا کشمیرن کو اپنے مکان پر لیگئی - دعوت کی تیاریان ہوئین - کلیجی مہات - مٹن چاپ - کہن توس - اوبلے ہوے آلو - پہیکے گوبی - ہاوہ کچا بیل کا گوشت - پوتین بیل کٹے ہوے انڈے (کوئی حضرت یہہ نہ سمجہین کہ انڈون کو بیل نے بچہ دیا ہے مگر بنایا [illegible] اوبالے کو بولتے ہین)

ایک بوتل اکشا نمبر ون - دوسری بوتل اکشا نمبر ٹو غرضکہ وہ وہ تیاریان ہوئین کہ باید و شاید - کشمیرن بیچاری شالی اور جوار بہت برہی تو چاہیے دیکلیجون کے کہانے والی ان مزون کو کیا جانے - شام ہوی اور حویلی کا دروازہ اندر سے بند کیا گیا - الیاس کی عمر رسیدہ بی بی اور کشمیرن کی برہما مان باورچی خانہ مین - اندرونی مکان مین جہان مشن کے خیراتی مال سے وہ سجادہ تھی کہ راجا بابون کی آرایش کے کمرے شرماتے تھے (کیونکہ یہہ مال حرام بود بجای حرام رفت +) القصہ کہانا آیا اور دسترخوان پر چنا گیا - الیاس صاحب نے برانڈی کی بوتل کا کاگ اوڑایا - کشمیرن کا ماتھا ٹہنکا - امین! یہہ کیا پادری صاحب تو کل گرجہ مین شراب پینا منع فرماتے تھے آپ کیا کرتے ہین - الیاس صاحب مسکرائی اور کہا بس جان بس پارسائی رہنے دو ہم خوب جانتے ہین - ہم بھی نائب پادری ہین - یہہ باتین تو عوام الناس کے روبرو کہنے کی ہین کیا پادری صاحبان شراب نہین پیتے؟ ایکروز نہ پیئن تو حیثیت بگڑ جاے - یون تو ہم بھی بازار مین شراب کو برا ہی بتلاتے ہین مگر وہ اور قسم کا پیتا ہی ہم اسطرح متوالے تو نہین بنتے اور اسطرح کے پینے کی انجیل مین بھی اجازت ہے پولوس رسول نے لکہا ہے کہ کمزوری کے دفع کرنے کو تھوڑی تھوڑی (بیشک الیاس صاحب کو اوسوقت زور پیدا کرنیکی ضرورت خاص تھی -) پیا کرو تو مضایقہ نہین - کشمیرن ایک چہٹی ہوی تھی واعظ صاحب کے رمز کو پاگئی - دل مین خوش ہوی کہ کوئی دن خوب [illegible] نازسے جام لیا اور نوش کر گئی پھر جام کا

ایسا دور چلا کہ آسمان بھی چکرا گیا اسکے بعد جو کیفیت گذری وہ ہم بیان نہین کرتے ناظرین خود سمجھ لین الغرض پھر تو عاشق معشوق کی خوب گپشی دن مین ہوتی وعظ کہتے رات کو حرام کرتے آخر رفتہ رفتہ پادری صاحب کو بھی خبر ہوگئی تحقیقات مین زنا ثابت ہوا الیاس عہدہ پادری سے موقوف ہوے کشمیرن نے وقت مصیبت بیوفائی کی ایک دوسری کرانی پیشرنامی کے گھر مین جو بہنگی سے عیسای ہوکر پادری صاحب کا خانسامان بنا تھا گھس گئی - لہذا ہم الیاس مذکور کو عہدہ کپتانی کے لئے میجر ٹکر آفیسر کمنڈنگ فوج کے روبرو پیش کرتے ہین اور کشمیرن کو سارجنٹی ہی سہی الیاس کے بھائی بھائی پیشر کے لئے آیندہ تجویز کرینگے -

راقم محمد مراد علی بیمار راجمیر -

بقیہ جواب وسوالات مندرجہ اخبار نور افشان

بارے پولوس کی محنت برآئی آپ تو منافق ہوا مگر مسیح کو بھی ملعون بنا کر ہی چھوڑا پولوس خود کہتا ہی کہ مین یہود کے درمیان یہود سا تھا تاکہ اون کو کانون اور شریعت والون مین شریعت والا اور بے شریعت اور بت پرستون مین بے شریعت اور بت پرست) سبحان اللہ یہ شخص سرآمد علمای مسیحی ہے اسی پر سارے مذہب کا دار و مدار ہی کبھی بت پرست بنتا ہے اور کبھی شریعت والا اور کبھی بے شریعت ایسے عیار آدمی کا کیا اعتبار ہے پادری عماد الدین صاحب کہتے ہین کہ پولوس جو اپنے آپ کو یہودیون مین یہودیون سا اور بت پرستون مین بت پرست اور شریعت والون مین شریعت والا بیان کرتا ہے یہہ دنیاوی معاملات مین ہے جنکے کرنے نکرنے کا ہر ایک کو اختیار ہی چشم بد دور سایل صاحب کے ہم مذہب نے خوب ہی توجہ کی ہے حضرت کیون جھوٹ بولتے ہو مسٹر بارنس تو اپنی تفسیر کے جلد ۴ کے صفحہ ۱۴۱ - و ۱۴۳ مین قبول کرتا ہے کہ مقدس پولوس یہودیون مین یہودی مذہب اور بت پرستون مین بت پرستی اختیار کر لیتے تھے علاوہ اسکے پولوس خود نامہ فلپیون کے باب ۳ درس ۱ مین کہتا ہے کہ ہر طرح سے مسیح کی خبر دی جاتی ہے خواہ مکاری سے خواہ سچائی سے - دوسرا ہم کہتے ہین کہ پولوس تو شریعت کو لعنت کا موجب قرار دے چکا ہی پھر اسمین داخل یا شامل ہونا ایمانداری سے بعید ہے پولوس یہہ نہین کہتا کہ مین اون لوگون مین دنیا کے امورات مین شامل ہوتا ہون وہ تو کہتا ہے کہ مین شریعت اور بت پرستی مین شامل ہوتا ہون - کیا بت پرستی اور شریعت دنیاداری ہے پادری صاحب ذرا انصاف سے کام لیا کیجئے -

پھر پولوس کہتا ہی کہ ترویج دین کے واسطے برملا جھوٹ بولنا جایز ہے - دیکھو خط رومیان کا باب ۳ درس ۷ و ۸ - سبحان اللہ جو مصلح مذہب اور بانی اصول جھوٹ کو مذہبی باتون مین جایز بتلاتا ہو اوسکی اصلاحات اور کتابون پر خوب ہی اعتبار اور اعتماد ہوگا جب مسیح بقول حضرات پولوسی الدین صلیب دیا گیا تو سب شاگرد بھاگ گئے اور ایک نے مسیح کو گرفتار کروا دیا - جب مسیح کے ہوتے ان لوگون کی ایمان اور دیانت کا یہہ حال تھا تو کیون کر اعتبار ہو کہ ان کے اور اقوال اور خود گھڑنت

تصانیف معتبر ہین +

ان رسولوں کا مسیح پر ایمان لانا دینادی فوایدپر موقوف
تھا چنانچہ اسی امید پر یوحنا کے ماں نے مسیح سے کہا تھا کہ
جب تم اپنی بادشاہی مین داخل ہو تو میرے دونون بیٹے
بھی تمہارے دائین اور بائین بیٹھین اور پطرس نے کہا تھا
کہ ہم سب کچھ چھوڑ کے تیرے پیچھے ہوے ہمکو کیا ملے گا مسیح نے
فرمایا کہ جب انسان کا بیٹا نئی پیدایش مین اپنی جلال کے تخت
پر بیٹھے گا تو تم بارہ تختون پر بیٹھوگے اور بنی اسرائیل کے
بارہ فرقون پر عدالت کروگے شاگردون نے حضرت مسیح کے
ان مواعید کو دینادی باتون پر محمول کیا اور ایمان لائی
الخصوص اس وجہ سے کہ بنی اسرائیل کے بارہ فرقون پر
حکمرانی کا حکم دیا گیا تھا اور حواریون کو شوق تھا کہ بنی
اسرائیل پر جو اون کو باعث عیسائی ہو جانیکے برا بھلا
کہتے تھے مسیح کی وساطت سے حکومت کرینگے تمام حواری
اسبات کا یقین رکھتے تھے کہ ہماری زندگی مین ہی مسیح کے
مواعید کا ظہور ہوگا اور ہم بنی اسرائیل پر حکومت کرینگے
چنانچہ بودھلیب بقول پولوسی مذہب والون جب حضرت
مسیح نظر آئے تو بعض جو زیادہ بیقرار تھے پوچھنے لگے کہ
کیا تو اسی وقت بنی اسرائیل کے بادشاہی قایم کریگا اور بعض
مسیح کے مرفوع ہونے بعد افسوس کرکے کہتے تھے کہ ہمکو امید
تھی کہ یہہ وہی ہے جو بنی اسرائیل کی آزادی کریگا سو
دیڑھ سو برس تک لوگون کو اس نزول روحی کا انتظار
رہا جب مسیح علیہ السلام حواریون کو نظر آئے تو اون کو
بہت ملامت کی اور سب کو سخت دل اور بے ایمان کہا بعد
نزول روح القدس بھی کامل نہ ہوی پہلا ایسی لوگون کے
تصنیف اور تالیف پر کیونکر اعتبار کیا جاوے۔

ناظرین ان حالات کو پڑھکر خیال فرماوین کہ ایسی لوگون
کے باتون اور خیالات اور تصانیف پر کون عقل کا اندھا
اور گانٹھ کا پورا یقین اور اعتبار کریگا مین نے اس موقعہ
پر ان لوگون کی ابتدائی حالات کو قلم بند نہین کیا۔
انشاء اللہ تعالیٰ ایک علیحدہ رسالہ مین ان لوگون کے
مفصل سوانح عمری بیان کرونگا ایسے زنی کے
واسطے اسی قدر کافی ہے۔

اناجیل کی نسبت تصنیف بھی درست نہین

اناجیل مروجہ اون اشخاص کے تصنیف نہین ہین کہ
جنکی طرف منسوب کی جاتی ہین فرانس کے رکن رکین فاضل
اجل ارنسٹ رینان تذکرہ عیسیٰ کے مقدمہ مطبوعہ
۱۸۶۵ء مین اس کیفیت کو لکھتے ہین کہ بہرحال یہہ
امر یقینی ہے کہ ابتداء مین عیسیٰ کے کلمات عبرانی زبان
مین لکھی گئی تھی لاکن یہہ ایسی تحریرین نہین تھین
کہ تشخیص کرکے لکھی گئی ہون علاوہ ان انجیلون
کے جو ہم تک پہنچے ہین اور بھی کئی ایک تھین جنمین
مختلف روایات تھین ایسے تحریرون کی قدر کم
ہوتی تھی۔ اس زمانہ مین ہر ایک شخص اپنی سنی
سنائی نسخون پر جو الفاظ اور تمثیلین کہین پاتا
تھا اور اوسکی مذاق کے موافق ہوتی تھین نقل کر لیتا
تھا کوئی مستقل کتاب لایق اعتبار نہ تھی۔
یوسطینوس جو اکثر اس کتاب پر حوالہ کرتا ہی جسے
وہ حواریون کے تذکرے کہتا ہے اوسکی اطلاع مین انجیل
کے تحریرین ایسی تھین جو ہماری ان پاس کے انجیلون
کی نسبت اور ہی طرح تھین اور وہ ان کا کیسی تن

مستند کے طور پر حوالہ نہین دیتا اور کلیسیا کے
موضوعی تحریرون مین جو فرقہ ابیونہ کے اصل متن
انجیلون کے حوالونکی صورت ہی مضمون سبکچھ
تھا مگر عبارت کچھ نہ تھی مولیشم اپنی تاریخ مین لکھتا ہی
کہ فرقہ ناصری اور ابیونہ کے پاس ایسی انجیل تھی
کہ جو ہماری انجیل سے مختلف تھی دوسری صدی نصف
ثانی مین جبکہ روایتین ضعیف ہوگئین تو وہ کتابین
جن پر حواریون کا نام فرضی طور پر لکھا گیا تھا قطعی الحکم
ہوگئین اور عبارت حواشی متن مین شامل کردی گئے۔

ولیم میور صاحب اپنی اردو تواریخ کلیسیا مین رقمطراز
ہین کہ فیلسوف جب کسی کی پیروی کرتے تھے تو کبھی
کبھی اوسکی حق مین کتاب لکھکے کسی معروف حکیم کے
نام سے جاری کرتے تھے اسی طرح عیسائی کوئی
کتاب بناکر کسی حواری یا خادم حواری یا معروف
اسقف کے نام سے رواج دیتے تھے ایسا دستور
تیسری صدی مین شروع ہوا۔ اس فعل شنیع کا
یہان تک بول بالا ہوا کہ ۷۵ انجیلین اور نامجات ایک
زمانہ مین قابل تسلیم شہرین گو اونکو پیچھے مردود ٹھہرایا
گیا مگر ان سب پر حواریون کے نام درج تھے۔

محقق کاذخری نیگن کا قول ہے کہ ناظر عیسائیون مین
سوائے بتون اور گلے ہوے لشکری کے اور کچھہ نہ دیکھیگا
انجیلی تاریخین مزیون ہونگے جن مین ناظر کو پسند کرنا
غیر ممکن ہوگا کیونکہ کمال خوبی کے جہت سے چار ہی انجیلین
منتخب نہ کرسکے گا اونکو محض خرافات شیطانی سے بھرا
پاویگا انجیل متی کا پتا نہین کہ کس زبان مین لکھی گئی
تھی متقدمین کی یہہ راے تھی کہ عبرانی مین لکھی گئی تھی
مگر وہ نسخہ صفحہ جہان سے گم ہوگیا اوسکا ترجمہ یونانی چلا
آتا ہے مترجم کا حال معلوم نہین کہ کون تھا اور کہان
کا تھا متاخرین کو اصل نسخہ عبری سے بھی انکار ہے۔
فاسٹس جو اواخر صدی چہارم مین تھا اور پروٹیسٹر
یا جرمنی کہتی ہین کہ یہہ انجیل متی کے تصنیف نہین
اور ٹیوزوشلتی کا قول تھا کہ اسکا مصنف معلوم
ہی نہین ہوا جعلی ہے پادری عماد الدین صاحب کا قول
ہے کہ فاسٹس بے دین تھا اسکا یہہ جواب ہے کہ لارڈز
اپنی تفسیر مین کہتا ہے کہ فاسٹس حضرت مسیح کو خدا جانتا
تھا اور موسیٰ کو بنا بر انجیل یوحنا چور اور ڈاکو خیال کرتا
تھا ان سب حواریون کو جانے دو خود انجیل متی اس بات
اس بات پر گواہ اور شاہد ہی کہ متی کے تصنیف نہین
انجیل متی باب ۹ درس ۹ مین لکھا ہے کہ پھر جب یسوع
وہان سے آگے بڑھا تو متی نامی ایک شخص کو محصول
کے چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اوسے کہا میرے پیچھے آ
وہ اوٹھکے اوسکے پیچھے چلا۔ اگر یہہ انجیل متی کی
تصنیف ہوتی تو ایسا فقرہ نہ ہوتا اگر کہو کہ یہہ کوئی
اور متی ہے تو اسکا کیا ثبوت ہے۔ انجیل مرقس جسکا
دوسرا نمبر ہے۔ اسکی نسبت لوگ کہتے ہین کہ یہہ
انجیل پہلے لاتن زبان مین تھی اور جیروم کا قول
ہی کہ یونانی مین تھی اسکی اسناد بھی غیر معتبر اور زوائد
ہین چونکہ یہہ شخص حواری نہ تھا بلکہ پطرس کا شاگرد
تھا جسکو مسیح نے شیطان کہا ہے اس واسطے ایسے شخص
کے سلسلہ اسناد مین بحث کی ضرورت نہین تیسری انجیل

لوقا کی ہی اُسکی اصل تصنیف کا زمانہ بھی مجہول اور ابتر ہے
اسنے اپنی کتاب دیگر تحریرات متفرقہ سے منتخب کرکے لکھی
ہے اپنے مشاہدہ سے کوئی بات نہین لکھی اور یہہ شخص
پولوس کا شاگرد تھا جسکا حال اوپر لکھا جا چکا ہی اسکے
اسناد کے تحقیق کی بھی کچھ ضرورت نہین -

چوتھی انجیل یوحنا حواری سے منسوب ہے - استاد شن
اپنی کتاب مین لکھتا ہے کہ بلا ریب انجیل یوحنا کسی طالب علم
مدرسہ اسکندریہ نے لکھی ہے اور ہارن صاحب اپنی تفسیر مین
لکھتے ہین کہ فرقہ الوجنن نے جو دوسری صدی مین تھا
اس انجیل کو بالکل جعلی قرار دیا ہے عیسائیون کا بہت
بڑا محقق اور مشہور عالم برشنیدر لکھتا ہی کہ یہہ سب
انجیل اور نامجات یوحنا کی تصنیف نہین بلکہ اوایل صدی
دوم مین کسی نے اوسکے نام سے لکھدی ہین انجیل
یوحنا کی آیت ۴۴ باب ۱۲ مین لکھا ہی کہ یہہ وہ شاگرد
ہی کہ جسنے ان کاموںکی گواہی دی اور ان باتون کو لکھا اور
ہمکو یقین ہے کہ اوسکی گواہی سچ ہے پہلا فقرہ خود یوحنا کا
نہین ہوسکتا صاف شہادت ہی کہ انجیل مذکور یوحنا
کی تصنیف نہین ہے لارڈنر اپنی تفسیر کے صفحہ ۳۸۳
مین قول ارجن کا یون نقل کرتا ہے کہ فرقہ ابیونی دونون
گروہ کے لوگون نے پولوس کے ناجات کو رد کیا اس واسطے
کہ پولوس دانا آدمی نہین تھا فاسٹس صاحب کا عقیدہ
تھا کہ عہد جدید کو نہ حضرت عیسٰی نے اور نہ اونکی حواریون نے
تصنیف کیا بلکہ ایک مدت کے بعد کسی گمنام شخص نے لکھا ہے اعتبار
کے واسطے حواریون کا نام جڑ دیا ہی مکاشفات کو
کرنتھی کی تصنیف بتلاتے ہین دیکھو مفتاح الکتاب مطبوعہ

سنہ ۱۸۵۶ صفحہ ۱۵۲ - ای ناظرین باتمکین آپ نے اوپر
کے سطرون اور جملون کے پڑھنے سے معلوم کرلیا ہوگا کہ
عہد جدید کے نسبت تصنیف بھی درست اور ٹھیک نہین
مختلف اقوال اور اسناد سے ثابت ہوتا ہی کہ مصنفان
اناجیل وہ شخص نہین ہین کہ جنکے نام ہر انجیل کے سر
پر مرقوم ہین اللہ اکبر جن کتابون کی نسبت تصنیف کا
یہہ حال ہو اونکو کس عقل سے تسلیم وقبول کیا جاوے
سایل صاحب تحریف کا جھگڑہ تو رہنے دیجئے پہلے اپنی مسلمہ
عہد جدید کے نسبت تصنیف کو تو ٹھیک کر لیجئے افسوس
حضرات عیسائی انصاف اور عدالت کے طرف مطلق توجہ
نہین کرتے اندھا دھند ایسی کتابون پر ایمان لاکر
اپنی عاقبت کو خراب کر رہے ہین - +

اوقات تصنیف اناجیل

جسطرح پر اناجیل اور عہد جدید کے نسبت تصنیف درست اور ٹھیک
نہین اسیطرح پر اوقات تصنیف اناجیل ابتر اور پریشان ہین
ہارن صاحب اپنی تفسیر کے جلد ۴ حصہ دوم باب دوم مین تحریر
فرماتے ہین کہ وہ احوال جو ہمکو قدمای مورخان کلیسا سے
درباب اوقات اناجیل ملی ہین ایسے غیر معین اور مبہم ہین کہ
کسی ایک معین امر کے طرف نہین پہونچاتے پورانے
لوگون نے اپنی وقتون کے عام گپون کو مطابق واقعہ جانکر
اندھا دھند لکھ مارا ہی اور بعد کے لوگون نے اونکی تحریرات
کو اوبا قبول کرلیا یہہ باتین لکھکر ارشاد فرماتے ہین کہ
پہلی انجیل سنہ ۳۷ یا ۳۸ یا ۴۱ یا ۴۳ یا ۴۸ یا ۶۱ یا ۶۲
یا ۶۳ یا ۶۴ عیسوی مین اور دوسری ۵۶ سے ۶۹ تک اور
غالبًا ۶۰ یا ۶۳ مین - اور تیسری انجیل سنہ ۵۳ یا ۶۳ یا

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا +